Raunheim میں مسجد کے سنگِ بنیاد کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد فرمایا:

تمام معزز مہمان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو امن اور سلامتی میں رکھے۔

خاص طور پر آجکل جو دنیا کے حالات ہو رہے ہیں اِس میں صرف مذہبی تنظیموں یا جس طرح کہا جاتا ہے کہ بعض مسلمان شدّت پسند تنظیموں سے خوف اور خطرہ نہیں ہے بلکہ اب دنیا میں جو نئی development ہو رہی ہے اور ملکوں اور حکومتوں کی آپس میں جو دشمنیاں بڑھ رہی ہیں اُس کی وجہ سے بڑا خطرہ پیدا ہوتا چلا جا رہا ہے کہ یورپ میں بھی اور کوریا کے علاقہ میں بھی، مشرقِ بعید میں بھی، امریکہ میں بھی جنگ چھڑ سکتی ہے۔ اس کے لئے ہم سب کو امن کے لئے کوشش بھی کرنی چاہئے اور اِس کے لئے دعا بھی کرنی چاہئے اسی لئے میں نے آپ کو سب سے پہلے امن اور سلامتی کا پیغام دیا ہے تا کہ ہر شخص جو انسانیت سے محبت کرنے والا ہے وہ اِس بات کو سمجھے اور امن اور سلامتی کے پھیلانے کے لئے کوشش کرے۔

سیاست دان اپنی حکومتوں کو اِس بات پہ قائل کرنے کی کوشش کریں کہ جنگوں کی بجائے امن اور محبت کے پھیلانے کی طرف ہمیں زیادہ کوشش کرنی چاہئے۔ صلح اور آشتی کے پھیلانے کی طرف ہمیں زیادہ کوشش کرنی چاہئے۔

اسلام کا مطلب ہی امن اور سلامتی ہے۔ بدقسمتی سے بعض گروہوں نے، بعض شدت پسند تنظیموں نے اسلام کے نام کو بدنام کیا اور مسلمان ممالک میں بھی اس کی وجہ سے قتل و غارت ہو رہی ہے۔ حکومتوں اور عوام کے درمیان بھی اور شدت پسند گروہوں کے درمیان بھی جنگیں ہو رہی ہیں اور اسی طرح بعض شدت پسند گروہ بعض مغرب کے ممالک میں بھی ایسی حرکتیں کر رہے ہیں۔ جرمنی میں بھی کچھ واقعات ہوئے، فرانس میں بھی، بیلجیئم میں بھی ہوئے۔ جس کی وجہ سے غیر مسلم دنیا میں اسلام کے بارہ میں غلط تصوّر پیدا ہو گیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ جو لوگ اسلام کی صحیح حقیقت سے واقف نہیں، ہو سکتا ہے آپ میں بھی بعض ایسے بیٹھے ہوں، وہ یہی سمجھتے ہیں کہ اسلام ایک شدت پسندی کا مذہب ہے اور اِس وجہ سے مسجد کی تعمیر اگر ہو رہی ہو تو آپ لوگوں میں تحفظات پیدا ہوتے ہیں۔

لیکن مجھے اِس بات کی خوشی ہے کہ یہاں آنے والے مقررین نے اس بات کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کے افراد کا یہاں کی سوسائٹی میں ایک اچھا اثر ہے اور احمدی مسلمان امن، محبت، پیار اور بھائی چارہ پھیلانے میں اور اس سوسائٹی میں integrate ہونے میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ پس یہی حقیقی اسلام ہے۔ اور مسجد بننے کے بعد اس کے نمونے مزید اعلیٰ رنگ میں پیش ہوں گے۔ جب مسجد یہاں بن جائے گی تو تب پتا لگے گا کہ مسجد کے مناروں سے نفرتوں کے نعرے نہیں لگتے بلکہ محبت اور پیار کی آوازیں آئیں گی۔ محبت اور پیار کے نعرے ابھریں گے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تلاوتِ قرآن کریم میں بھی حوالہ دیا گیا ہے اور ہمارے امیر صاحب نے بھی ذکر کیا ہے۔ انہوں نے بھی جب حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ خانہ کعبہ کی بنیادیں استوار کیں جس کے نمونہ پر ہماری مساجد قائم کی جاتی ہیں تا کہ ایک خدا کی عبادت کریں اور یہ دعا انہوں نے اُس وقت کی تھی کہ اس جگہ کو امن اور سلامتی کی جگہ بنا۔ پس ہماری مساجد اگر اس نمونہ پر قائم ہو رہی ہیں اور ہونی چاہئیں جس کو حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسماعیلؑ کے ساتھ بنیاد بنا کر اُس عمارت کی بنیادیں اُٹھائی تھیں تو پھر ہماری مسجدوں کو بھی امن اور سلامتی کا مقام ہونا چاہئے اور یہی اس کا مقصد ہے۔

میئر صاحب کے جذبات کا بھی میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ انہوں نے ہمسایوں کے حقوق کی بھی بات کی کہ احمدی ہمسایوں کے حق ادا کرنے والے ہیں۔ آپس میں تعلقات بنانے والے ہیں۔ ہمسایوں کے حقوق کا اسلام میں اس حد تک حکم اور زور ہے کہ بانیٔ اسلام حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بار بار ہمسایوں کے حقوق کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ایک وقت میں مجھے خیال ہوا کہ شاید ہمسایوں کو وراثت کے حقوق میں بھی شامل کر لیا جائے۔ بلکہ قرآن کریم میں بھی ہمسایوں کے حقوق کا بڑی تفصیل سے ذکر ہے۔ تو ہمسایہ کی یہ اہمیت ہے اور ہمسائیگی کے حق کا ایک دائرہ ہے اور اُس کی وسعت اس حد تک ہے کہ نہ صرف یہ کہ آپ کے گھر کے ساتھ رہنے والے ہمسائے ہیں بلکہ اردگرد کے جتنے بھی گھر ہیں وہ سب آپ کی ہمسائیگی میں آتے ہیں۔ آپ کے ساتھ سفر کرنے والے آپ کی ہمسائیگی میں آتے ہیں۔ آپ کے ساتھ کام کرنے والے آپ کی ہمسائیگی میں آتے ہیں اور اس طرح یہ دائرہ وسیع ہوتا چلا جاتا ہے۔ بلکہ ایک جگہ یہ بھی فرمایا کہ تمہاری ہمسائیگی 40 گھروں تک ہے۔ اب اگر چاروں طرف چالیس چالیس گھر لیں تو ایک احمدی کے ہمسائیگی میں 160 گھر بن گئے اور اس طرح جب ہر احمدی کے گھر میں اتنی ہمسائیگی پھیلتی چلی جائے تو گویا کہ پورا شہر ہی اس کا ہمسایہ ہو گیا اور یہی حال انشاء اللہ ہماری مسجد کا ہوگا۔ مسجد جب بنتی ہے تو یہاں بھی اس مسجد میں آنے والوں کا فرض ہے کہ اپنے ہمسایوں کے حقوق کا خیال رکھیں۔ مسجد اُن کے لئے کسی تنگی کا باعث نہ بنے بلکہ یہاں کے رہنے والے اس بات کا اظہار کرنے والے ہوں کہ مسجد بننے سے ہمارے جو تحفظات تھے کہ بعض ٹریفک کے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں یا بعض پروگراموں کی وجہ سے ہمارے لئے دقتیں پیدا ہو سکتی ہیں وہ سب غلط ثابت ہوئے اور احمدی مسلمانوں کی اس مسجد سے تو ہمیں فائدہ ہی فائدہ ہو رہا ہے اور پہلے سے بڑھ کر اس مسجد کے بننے کے بعد احمدی اپنے ہمسائیگی کا حق ادا کرنے والے ہیں۔

اسی طرح قانون کی پابندی ہے۔ قانون کی پابندی تو انتہائی اہم چیز ہے۔ اگر کوئی مسلمان ملک کے قانون کا پابند نہیں تو اُس کا کوئی حق نہیں کہ وہ اُس ملک میں رہے۔ قانون کی پابندی کے بارہ میں اور ملک سے محبت کے بارہ میں تو بانیٔ اسلام حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اس حد تک فرمایا ہے کہ یہ تمہارے ایمان کا حصّہ ہے۔ پس ملک کے قانون بنائے جاتے ہیں وہاں کے رہنے والوں کو تحفظات دینے کے لئے۔ وہاں کے رہنے والوں کے لئے آسانیاں پیدا کرنے کے لئے۔ وہاں کے رہنے والوں کو ظلموں سے بچانے کے لئے۔ پس جب اسلام کی تعلیم ہی یہی ہے کہ تم نے امن اور سلامتی پھیلانی ہے اور ظلموں کو دُور کرنا ہے تو یہ کبھی ہو نہیں سکتا کہ کوئی احمدی مسلمان یا کوئی بھی حقیقی مسلمان کبھی بھی قانون کی خلاف ورزی کرنے والا ہو۔ ہر حقیقی مسلمان ہمیشہ قانون کا پابند ہوگا اور اُس کو رہنا چاہئے اور اگر نہیں تو اُس کا اپنے مذہب اسلام سے بھی کوئی واسطہ نہیں۔ پس اس لحاظ سے اگر کسی کے دل میں کوئی تحفظات ہیں تو اُن کو دُور کریں کہ اسلامی تعلیم اس بات کی ہرگز اجازت نہیں دیتی کہ کسی قسم کی بدامنی پھیلائی جائے یا قانون شکنی کی جائے۔ اگر کچھ لوگ اسلام کے نام پر بدامنی پیدا کرتے ہیں، قانون شکنی کرتے ہیں تو وہ اسلام کو بدنام کرنے والے ہیں۔ اسلام کی تعلیم ہرگز ہرگز اس بات کی اجازت نہیں دیتی۔

اسی طرح میں ایم پی صاحبہ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ انہوں نے بھی بڑے نیک جذبات کا اظہار کیا اور مذہبی آزادی کا بھی ذکر کیا۔ مذہبی آزادی کے لئے جو اِس ملک میں ہمیں مل رہی ہے ہم ان کے یقیناً یہاں کے لوگوں کے اور حکومت کے انتہائی شکر گزار ہیں۔ اور یہ مذہبی آزادی ہی ہے کہ یہاں کی اکثریت غیر مسلم ہونے کے باوجود، عیسائی یا دوسرے مذاہب رکھنے کے باوجود مسلمانوں کو جو اس علاقہ میں بالکل معمولی تعداد میں ہیں مسجد کی اجازت دے رہے ہیں اور اس کے لئے میں یہاں کے لوگوں کا، ہمسایوں کا اور کونسل کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمیں یہاں مسجد بنانے کی اجازت دی اور انشاء اللہ تعالیٰ جب یہ مسجد بن جائے گی تو اُن کو مزید واضح احساس ہوگا کہ مسجد کی اجازت دے کر انہوں نے ایک بہترین ہمسائیگی کا حق ادا کرنے والوں کو اُن کا حق دیا ہے۔ پس اس لحاظ سے بھی میں آپ لوگوں کا شکر گزار ہوں کہ یہاں مذہبی آزادی کی وجہ سے ہم آزادی سے اپنی عبادتیں بجا لا سکتے ہیں اور باقی جو ہمارے پروگرام ہیں اُن کو ادا کر سکتے ہیں اور حقیقت میں یہی وہ چیز ہے جو مذہبی آزادی اور امن اور سلامتی کی بنیاد ہے۔

ہم اس بات پہ یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمام قوموں میں نبی بھیجے۔ تمام قوموں کی اصلاح کے لئے اپنے خاص چنیدہ بندوں کو بھیجا جنہوں نے اُن کو دین اور مذہب سکھایا اور اُن کو اخلاق سکھائے۔ پس ہر مذہب جو ہے وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جب سے دنیا بنی ہے اب تک ہر قوم میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے جو نبی آئے ہم یقین رکھتے ہیں کہ وہ سب سچے تھے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کی تعلیم کو پھیلانے کے لئے آئے تھے۔ اس لحاظ سے ہم یہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتے کہ کسی دُوسرے مذہب کے حقوق کو ہم غصب کرنے والے ہوں یا اُن کو کسی بھی طرح نقصان پہنچانے والے ہوں بلکہ اسلام میں جب ایک لمبی persecution کے بعد بانیٔ اسلام ﷺ کو جنگ کی اجازت دی گئی تو اُس وقت اس شرط کے ساتھ دی گئی اور قرآن کریم میں اس کا ذکر ہے کہ یہ جو لوگ تم لوگوں کو ختم کرنا چاہتے ہیں یہ اصل میں مذہب کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ اور مذہب کو ختم کرنے والے جو ہیں ضروری ہے کہ اُن کے ہاتھوں کو روکا جائے کیونکہ اگر اسی طرح اُن کا جنگ سے اور ہتھیاروں سے جواب دے کر اُن کے ہاتھوں کو نہ روکا گیا تو پھر دنیا میں کوئی چرچ باقی نہیں رہے گا، کوئی synagogue باقی نہیں رہے گا، کوئی ٹیمپل باقی نہیں رہے گا اور کوئی مسجد باقی نہیں رہے گی کیونکہ یہ لوگ مذہب کے خلاف ہیں۔

پس اسلام نے، قرآن کریم نے یہاں اس بات کو قائم کر دیا کہ مذہبی آزادی اسلام کی بنیادی تعلیم کا حصّہ ہے اور اس لحاظ سے میں آپ لوگوں کو مبارکباد بھی دیتا ہوں کہ ان ملکوں میں آپ لوگوں کو اس بات کا زیادہ ادراک ہے بنسبت بعض اُن ممالک کے جو مسلمان ممالک ہیں کہ وہ مذہبی آزادی دیں۔ آپ لوگوں نے مذہبی آزادی دی اور اسی مذہبی آزادی کی وجہ سے ہی احمدی جن کو پاکستان میں مذہبی آزادی سے محروم کیا گیا تھا یہاں آ کر آباد ہوئے اور یہاں آ کر اپنی عبادات اور دوسرے پروگرام آزادی سے بجا لا رہے ہیں اور اسی آزادی کی وجہ سے اپنی مساجد بھی تعمیر کر رہے ہیں۔ اس کے لئے بھی میں آپ لوگوں کا بہت شکر گزار ہوں۔

جمہوریت کی یہاں بات ہوئی۔ حقیقی جمہوریت ہونے کی وجہ سے ہی آپ لوگوں میں مذہبی آزادی کا بھی ادراک پیدا ہوا اور اسلام بھی یہی کہتا ہے کہ جمہوری آزادی ہونی چاہئے۔ بلکہ قرآن کریم نے یہ کہا کہ جب تم اپنے لیڈر منتخب کرو، جب تم اپنے سردار منتخب کرو یا اپنے حکومت کے کارندے اور اہلکار منتخب کرو تو ایسے لوگوں کو منتخب کرو جو امانت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ ایسے سیاستدان حکومت میں آئیں جو امانت کا حق ادا کرنے والے ہوں اور امانت کا حق یہ ہے کہ عوام کی بہتری کے لئے کام کرنے والے ہوں اور ملک کی بہتری کے لئے کام کرنے والے ہوں تو اسلام تو اس حد تک تعلیم دیتا ہے کہ اپنی آزادی رائے کے حق کو بھی استعمال کرو۔ کسی پارٹی کی affiliation نہیں ہے بلکہ اس بات کو مدِّنظر رکھو کہ ایسے لوگ چنے جائیں، ایسے لوگ حکومت میں آئیں جو عوام کی بہتری کا حق ادا کرنے والے بھی ہوں، اس کے لئے کام کرنے والے ہوں اور ملک کی ترقی کے لئے بھی کارآمد ہوں اور اس کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ پس اس تعلیم کے ساتھ ہم اپنی باتوں کو دنیا میں پھیلاتے بھی ہیں اور اس تعلیم پر عمل کرتے ہوئے ہم اپنی زندگی گزارنے کی کوشش بھی کرتے ہیں اور یہی ایک احمدی کا کام ہے کہ جہاں وہ مذہبی آزادی کی وجہ سے آپ لوگوں کے شکر گزار ہیں وہاں قانون کے اس حد تک پابند ہوں کہ ایک نمونہ بن جائیں اور اسی طرح ایسے لوگوں کو ایسے لیڈروں کو چننے والے ہوں جو ملک و قوم کے لئے بہترین خدمتگار ہوں۔

مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ جب یہ مسجد تعمیر ہو جائے گی تو یہاں کے رہنے والے احمدی اپنے پروگرام ایک جگہ جمع ہو کر زیادہ سہولت سے کر سکیں گے۔ جہاں وہ عبادت کریں گے وہاں دوسرے پروگرام بھی کر سکیں گے اپنے ملک و قوم کی ترقی کے لئے بھی بہترین کردار ادا کرنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق بھی دے اور خدا کرے کہ جب یہ مسجد بن جائے تو جو توقعات احمدیوں سے کی جا سکتی ہیں اور کی جانی چاہئیں اور جو میں ان سے امید رکھتا ہوں انشاء اللہ تعالیٰ وہ ان پر پورا اترنے والے ہوں گے اور اسلام کی حقیقی اور خوبصورت تعلیم کو اس علاقہ کے لوگوں میں مزید متعارف کروانے والے ہوں گے۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ شکریہ۔